

(۳۳۷)

جو عمل نہیں کرتا اور دُعا مانگتا ہے وہ ایسا ہے جیسے بغیر چلنے کمان کے تیر چلانے والا۔

(۳۳۸)

علم دو طرح کا ہوتا ہے: ایک وہ جو نفس میں رنج بس جائے اور ایک وہ جو صرف سن لیا گیا ہو، اور سنا سنا یا علم فائدہ نہیں دیتا جب تک وہ دل میں راسخ نہ ہو۔

(۳۳۹)

اصابت رائے اقبال و دولت سے وابستہ ہے۔ اگر یہ ہے تو وہ بھی ہوتی ہے، اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں ہوتی۔

(۳۳۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الدَّاعِي بِلَا عَمَلٍ كَالرَّامِي بِلَا وَتَرٍ.

(۳۳۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعِلْمُ عِلْمَانِ: مَطْبُوعٌ وَ مَسْمُوعٌ، وَلَا يَنْفَعُ الْمَسْمُوعُ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَطْبُوعُ.

(۳۳۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

صَوَابُ الرَّأْيِ بِالذُّوْلِ: يُقْبَلُ بِإِقْبَالِهَا، وَيَذْهَبُ بِذَهَابِهَا.

جب کسی کا بخت یا اور اقبال اوج و عروج پر ہوتا ہے تو اس کے قدم خود بخود منزل مقصود کی طرف بڑھنے لگتے ہیں اور ذہن و فکر کو صحیح طریق کار کے طے کرنے میں کوئی الجھن نہیں ہوتی اور جس کا اقبال ختم ہونے پر آتا ہے وہ روشنی میں بھی ٹھوکرے کھاتا ہے اور ذہن و فکر کی قوتیں معطل ہو کر رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ جب بنی برمک کا زوال شروع ہوا تو ان میں سے دس آدمی ایک امر میں مشورہ کرنے کیلئے جمع ہوئے مگر پوری رڈ وکد کے بعد بھی کسی صحیح نتیجہ تک نہ پہنچ سکے۔ یہ دیکھ کر تینوں نے کہا کہ: خدا کی قسم! یہ ہمارے زوال کا پیش خیمہ اور ہمارے ادبار کی علامت ہے کہ ہم دس آدمی بھی کوئی صحیح فیصلہ نہ کر سکیں، ورنہ جب ہمارا نیز اقبال بام عروج پر تھا تو ہمارا ایک آدمی ایسی دس دس گتھیوں کو بڑی آسانی سے سلجھا لیتا تھا۔

☆☆☆☆☆

(۳۴۰)

فقر کی زینت پاکدامنی اور تونگری کی زینت شکر ہے۔

(۳۴۱)

ظالم کیلئے انصاف کا دن اس سے زیادہ سخت ہوگا جتنا مظلوم پر ظلم کا دن۔

(۳۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعَفَافُ زِينَةُ الْفَقْرِ، وَ الشُّكْرُ زِينَةُ الْغِنَى.

(۳۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَوْمُ الْعَدْلِ عَلَى الظَّالِمِ أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الْجَوْرِ عَلَى الْمَظْلُومِ!

(۳۴۲)

سب سے بڑی دولت مندی یہ ہے کہ دوسروں کے ہاتھ میں جو ہے اس کی آس نہ رکھی جائے۔

(۳۴۳)

گفتگوئیں محفوظ ہیں اور دلوں کے بھید جانچے جانے والے ہیں۔ ”ہر شخص اپنے اعمال کے ہاتھوں میں گروی ہے“ اور لوگوں کے جسموں میں نقص اور عقولوں میں فتور آنے والا ہے، مگر وہ کہ جسے اللہ بچائے رکھے۔ ان میں پوچھنے والا الجھانا چاہتا ہے اور جواب دینے والا (بے جانے بوجھے جواب کی) زحمت اٹھاتا ہے۔ جو ان میں درست رائے رکھتا ہے اکثر خوشنودی و ناراضگی کے تصورات اسے صحیح رائے سے موڑ دیتے ہیں، اور جو ان میں عقل کے لحاظ سے پختہ ہوتا ہے بہت ممکن ہے کہ ایک نگاہ اس کے دل پر اثر کر دے اور ایک کلمہ اس میں انقلاب پیدا کر دے۔

(۳۴۴)

اے گروہ مردوم! اللہ سے ڈرتے رہو! کیونکہ کتنے ہی ایسی باتوں کی امید باندھنے والے ہیں جن تک پہنچتے نہیں، اور ایسے گھر تعمیر کرنے والے ہیں جن میں رہنا نصیب نہیں ہوتا، اور ایسا مال جمع کرنے والے ہیں جسے چھوڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ ہو سکتا ہے کہ اسے غلط طریقہ سے جمع کیا ہو یا کسی کا حق دبا کر حاصل کیا ہو۔ اس طرح اسے بطور حرام پایا ہو اور اس کی وجہ سے گناہ کا بوجھ اٹھایا ہو، تو اس کا وبال لے کر پلٹے اور اپنے پروردگار کے حضور رنج و افسوس کرتے ہوئے جا پہنچے۔ ”دنیا و آخرت دونوں میں گھانا اٹھایا۔ یہی تو کھلم کھلا گھانا ہے۔“

(۳۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْغِنَى الْأَكْبَرُ الْيَأْسُ عَمَّا فِي آيَدِي النَّاسِ.

(۳۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْأَقَاوِيلُ مَحْفُوظَةٌ، وَالسَّرَّاءُ مَبْلُوءَةٌ، وَكُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ، وَالنَّاسُ مَنْقُصُونَ مَدْخُولُونَ إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللَّهُ، سَأَلَهُمْ مَتَّعِنْتُ، وَ مَجِبُهُمْ مُتَكِفٌ، يَكَادُ أَفْضَلُهُمْ رَأْيًا يَرُدُّهُ عَنِ فَضْلِ رَأْيِهِ الرِّضَى وَالسُّخْطُ، وَ يَكَادُ أَضَلُّهُمْ عُوْدًا تَنْكُؤُهُ اللَّحْظَةُ، وَ تَسْتَجِيبُهُ الْكَلِمَةُ الْوَاحِدَةُ.

(۳۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اتَّقُوا اللَّهَ، فَكَمْ مِّنْ مُّؤَمِّلٍ مَّا لَا يَبْلُغُهُ، وَ بَانٍ مَّا لَا يَسْكُنُهُ، وَ جَامِعٍ مَّا سَوْفَ يَتْرُكُهُ، وَ لَعْلَهُ مِّنْ بَاطِلٍ جَمَعَهُ، وَ مِّنْ حَقٍّ مَّتَّعَهُ، أَصَابَهُ حَرَامًا، وَ احْتَمَلَ بِهِ أَثَامًا، فَبَاءَ بِوِزْرِهِ، وَ قَدِمَ عَلَى رَبِّهِ، أَسْفًا لَّاهِفًا، قَدْ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝

(۳۴۵)

گناہ تک رسائی کا نہ ہونا بھی ایک صورت پاکدامنی کی ہے۔

(۳۴۶)

تمہاری آبرو قائم ہے جسے دست سوال دراز کرنا بہادریتا ہے، لہذا یہ خیال رہے کہ کس کے آگے اپنی آبروریزی کر رہے ہو۔

(۳۴۷)

کسی کو اس کے حق سے زیادہ سراہنا چاہلوسی ہے اور حق میں کمی کرنا کوتاہ بیانی ہے یا حسد۔

(۳۴۸)

سب سے بھاری گناہ وہ ہے کہ جس کا ارتکاب کرنے والا اسے سبک سمجھے۔

چھوٹے گناہوں میں بے باکی و بے اعتنائی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان گناہ کے معاملہ میں بے پروا سا ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ یہ عادت اسے بڑے بڑے گناہوں کی جرات دلا دیتی ہے اور پھر وہ بغیر کسی جھجک کے ان کام تکب ہونے لگتا ہے۔ لہذا چھوٹے گناہوں کو بڑے گناہوں کا پیش خیمہ سمجھتے ہوئے ان سے احتراز کرنا چاہیے، تاکہ بڑے گناہوں کے مرتکب ہونے کی نوبت ہی نہ آئے۔

☆☆☆☆☆

(۳۴۹)

جو شخص اپنے عیوب پر نظر رکھے گا وہ دوسروں کی عیب جوئی سے باز رہے گا۔ اور جو اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر خوش رہے گا وہ نہ ملنے والی چیز پر رنجیدہ نہیں ہوگا۔ جو ظلم کی تلوار کھینچتا ہے وہ اسی سے قتل ہوتا ہے۔ جو اہم امور کو زبردستی انجام دینا چاہتا ہے وہ تباہ و برباد ہوتا ہے۔ جو اٹھتی ہوئی موجوں میں پھاندتا ہے وہ ڈوبتا ہے۔ جو بدنامی کی جگہوں پر جائے گا وہ بدنام ہوگا۔

جو زیادہ بولے گا وہ زیادہ لغزشیں کرے گا، اور جس کی لغزشیں

(۳۴۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ نَظَرَ فِي عَيْبِ نَفْسِهِ اشْتَغَلَ عَنْ عَيْبِ غَيْرِهِ، وَ مَنْ رَزِقَ بِرِزْقِ اللَّهِ لَمْ يَحْزَنْ عَلَى مَا فَاتَهُ، وَ مَنْ سَلَّ سَيْفَ الْبَغْيِ قَتَلَ بِهِ، وَ مَنْ كَابَدَ الْأُمُورَ عَطَبَ، وَ مَنْ افْتَحَمَ اللَّجَجَ عَرِقَ، وَ مَنْ دَخَلَ مَدَاخِلَ السُّوءِ أَثَمَهُ.

وَ مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ خَطْوُهُ، وَ مَنْ كَثُرَ

زیادہ ہوں اس کی حیا کم ہو جائے گی، اور جس میں حیا کم ہو اس میں تقویٰ کم ہوگا، اور جس میں تقویٰ کم ہوگا اس کا دل مردہ ہو جائے گا، اور جس کا دل مردہ ہو گیا وہ دوزخ میں جا پڑا۔

جو شخص لوگوں کے عیوب دیکھ کر ناک بھوں چڑھائے اور پھر انہیں اپنے لئے چاہے وہ سراسر احمق ہے۔

قناعت ایسا سرمایہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ جو موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے وہ تھوڑی سی دنیا پر بھی خوش رہتا ہے۔ جو شخص یہ جانتا ہے کہ اس کا قول بھی عمل کا ایک جز ہے وہ مطلب کی بات کے علاوہ کلام نہیں کرتا۔

(۳۵۰)

لوگوں میں جو ظالم ہو اس کی تین علامتیں ہیں: وہ ظلم کرتا ہے اپنے سے بالا ہستی کی خلاف ورزی سے، اور اپنے سے پست لوگوں پر قہر و تسلط سے اور ظالموں کی کمک و امداد کرتا ہے۔

(۳۵۱)

جب سختی انتہا کو پہنچ جائے تو کشائش و فرانی ہوگی اور جب ابتلا و مصیبت کی کڑیاں تنگ ہو جائیں تو راحت و آسائش حاصل ہوتی ہے۔

(۳۵۲)

اپنے اصحاب میں سے ایک سے فرمایا:
زن و فرزند کی زیادہ فکر میں نہ رہو، اس لئے کہ اگر وہ دوستانِ خدا ہیں تو خدا اپنے دوستوں کو برباد نہ ہونے دے گا، اور اگر دشمنانِ خدا ہیں تو تمہیں دشمنانِ خدا کی فکروں اور دھندوں میں پڑنے سے مطلب ہی کیا۔

خَطْوُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ، وَ مَنْ قَلَّ حَيَاؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ، وَ مَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ، وَ مَنْ مَاتَ قَلْبُهُ دَخَلَ النَّارَ.

وَ مَنْ نَظَرَ فِي عِيُوبِ النَّاسِ فَأَنكَرَهَا ثُمَّ رَضِيَهَا لِنَفْسِهِ فَذَلِكَ الْأَحْمَقُ بِعَيْنِهِ.

وَ الْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ، وَ مَنْ أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ رَضِيَ مِنَ الدُّنْيَا بِالْيَسِيرِ، وَ مَنْ عَلِمَ أَنَّ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْينُهُ.

(۳۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِلظَّالِمِ مِنَ الرِّجَالِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: يَظْلِمُ مَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَ مَنْ دُونَهُ بِالْعَلْبَةِ، وَيُظَاهِرُ الْقَوْمَ الظَّالِمَةَ.

(۳۵۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عِنْدَ تَنَاهِي الشَّدَّةِ تَكُونُ الْفَرَجَةُ، وَ عِنْدَ تَضَائِقِ حَلَقِ الْبَلَاءِ يَكُونُ الرَّخَاءُ.

(۳۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ:
لَا تَجْعَلَنَّ أَكْثَرَ شُغْلِكَ بِأَهْلِكَ وَ وَلَدِكَ: فَإِنَّ يَكُنْ أَهْلُكَ وَ وَلَدُكَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَوْلِيَاءَهُ، وَ إِنْ يَكُونُوا أَعْدَاءَ اللَّهِ، فَمَا هُمُكَ وَ شُغْلُكَ بِأَعْدَاءِ اللَّهِ!؟